القصيدة

فی مدح

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

○

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمد اکیڈمی ـ ربوہ

گول بازار حیات مارکیٹ ربوہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

قصيدة من قصائد مؤسس الجماعة الاحمدية عليه السلام

في

مدح خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم

قال حضرته :-

"هذه القصيدة انيقة رشيقة مملوءة من اللطائف الادبية والفرائد العربية في مدح سيدي وسيد الثقلين خاتم النبيين محمد الذي وصفه الله في الكتاب المبين - اللهم صل وسلم عليه الى يوم الدين. وليست هذه من قريحتي الجامدة ونطنتي الخامدة. وما كانت رويتي الناضبة ضليع هذا المضمار ومنبع تلك الاسرار بل كل ما قلت فهو من ربي الذي هو قريبي ومؤيدي، الذي هو معي في كل حيني، الذي يطعمني ويسقيني، واذا ضللت فهو يهديني، واذا مرضت فهو يشفيني. ما كسبت شيئاً من ملح الادب ونوادره. ولكن جعلني الله غالباً على نادره - وهذه اية من ربي لقوم يعلمون. واني اظهرتها وبينتها لعلي اجزى جزاء الشاكرين ولا الحق بالذين لا يشكرون."

القصیدة

فی مدح خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وسلم

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا، یعنی انسانِ کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

لِمؤسّسِ الجماعۃ الاحمدیۃ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی المسیح الموعود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قصیدہ

بحضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اے اللہ کے فیض و عرفان کے چشمے! خلقت
تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

۲

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
تَھْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ

اے انعام و احسان کرنے والے خدا کے فضل کے سمندر!
لوگوں کے گروہ کوزے لئے تیری طرف لپکے آ رہے ہیں۔

۳

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ
نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ

اے حسن واحسان کے ملک کے آفتاب! تو نے بیابانوں اور آبادیوں کے چہرے کو منور کر دیا ہے۔

۴

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَأُمَّةٌ قَدْ أُخْبِرَتْ
مِنْ ذٰلِكَ الْبَدْرِ الَّذِيْ أَصْبَانِيْ

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے (اپنا) عاشق بنا دیا ہے۔

۵

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
وَتَأَلُّمًا مِنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے (بھی) روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دکھ اٹھانے سے بھی۔

وَأَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
وَأَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

۷

يَا مَنْ غَدَا فِيْ نُوْرِهٖ وَضِيَائِهٖ
كَالنَّيِّرَيْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہو گئی ہے اور رات اور دن منور ہو گئے ہیں

۸

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ
أَهْدَى الْهُدَاةِ وَأَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے کامل چاند! اور اے رحمان کے نشان! سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں سے بہادر۔

۹

إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ
شَأْنًا يَفُوقُ شَمَائِلَ الْإِنْسَانِ

بے شک میں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں - ایک
ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔

۱۰

وَقَدِ اقْتَفَاكَ أُولُو النُّهٰى وَبِصِدْقِهِمْ
وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْأَوْطَانِ

بے شک دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق
کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔

۱۱

قَدْ اٰثَرُوكَ وَفَارَقُوْا أَحْبَابَهُمْ
وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْإِخْوَانِ

پس بے شک انہوں نے تجھے مقدم کر لیا اور اپنے دوستوں کو
چھوڑ دیا اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دور ہو گئے۔

۱۲

قَدْ وَدَّعُوْا أَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ

وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَانٍ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو یکسر چھوڑ دیا اور ہر فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے۔

۱۳

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ

فَتَمَزَّقَ الْأَهْوَاءُ كَالْأَوْثَانِ

ان پر اپنے رسولؐ کے روشن دلائل ظاہر ہوئے تو انکی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

۱۴

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا

وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِّنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔

۱۵

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ

فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

بے شک لوگوں کے ظلم و ستم نے انہیں چور چور کر دیا۔ پھر بھی خدائے محسن کی عنایت سے وہ ثابت قدم رہے۔

۱۶

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعِقَارَهُمْ

فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

رذیل لوگوں نے انکے مال اور جائیداد کو لوٹ لیا مگر اسکے عوض قرآن کے موتی پا کر انکے چہرے چمک اٹھے۔

۱۷

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا

لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَالْاِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفس کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین و ایمان کی دولت سے فائدہ اٹھانے کیلئے آگے بڑھے۔

۱۸

قَامُوا بِإِقْدَامِ الرَّسُولِ بِغَزْوِهِمْ
كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوفِ فِي الْمَيْدَانِ

وہ رسولؐ کی پیش قدمی پر اپنی جنگ میں ایک عاشق شیدا
کی طرح میدان میں ڈٹ گئے۔

۱۹

قَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِي حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوفِ أُرِيقَ كَالْقُرْبَانِ

ان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت قدمی کی وجہ
سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا۔

۲۰

جَاءُوكَ مَنْهُوبِينَ كَالْعُرْيَانِ
فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيمَانِ

وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تو نے
انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

۲۱

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً

فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا

۲۲

حَتّٰى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ

عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْاَغْصَانِ

یہاں تک کہ خشک ملک اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے شیریں ہوں اور جس کی ڈالیاں پھل دار ہوں۔

۲۳

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ

بَعْدَ الْوَجٰى وَ الْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

ملکِ عرب خشک سالی۔ قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہو گیا۔

كَانَ الْحِجَازُ مُغَازِلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ

اہلِ حجاز آہو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے۔ سو تُو نے انہیں خدائے رحمان (کی محبت) میں فانی بنا دیا۔

۲۵

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا
حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں قوم اندھی ہو رہی تھی۔ یعنی مزے لے لیکر شراب نوشی اور بہت سی عورتیں رکھنا۔

۲۶

أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ إِنْكَاحُهَا
زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِي الْقُرْآنِ

عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ انکا نکاح ایسے خاوند سے جس کی حرمت قرآن میں آگئی، حرام کر دیا گیا۔

۲۷

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
وَأَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور تو نے مے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے
شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

۲۸

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

جو مست تھے جو لبالب خم لنڈھاتے تھے سو تو نے
ان کو دین میں متوالے بنا دیا۔

۲۹

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل
خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے۔

۳۰

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهُمْ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے۔ سو تُو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

۳۱

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُونِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تُو نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟

۳۲

تَرَكُوا الْغَبُوقَ وَبَدَّلُوا مِنْ ذَوْقِهِ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اسکی لذت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل دیا۔

٣٣

كَانُوْا بِرَبَّاتِ الْمَثَانِيْ قَبْلَهَا
قَدْ أُحْصِرُوْا فِيْ شُحِّهَا كَالْعَانِيْ

وہ اس سے پہلے دو تارے کی عمروں کی حرص میں
قیدیوں کی طرح گرفتار تھے۔

٣٤

قَدْ كَانَ مَرْتَعُهُمْ أَغَانِيْ دَائِمًا
طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ

انکے عیش و عشرت کا میدان ہمیشہ ہی راگ و رنگ تھا۔ کبھی تو
نازک اندام عورتوں سے شغل کرتے اور کبھی شراب کے مٹکوں سے

٣٥

مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِيْ
أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانِ

انہیں حسین عورتوں کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی یا پھر وہ شراب نوشی
میں مصروف رہتے یا شراب کے پیالوں کے تصور میں محو ہوتے۔

۳۶

كَانُوا كَمَشْغُوفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ
نَاهِبِيْنَ بِالْاَوْسَاخِ وَالْاَدْرَانِ

وہ اپنے اکھڑپن کی وجہ سے شیفتہ تھے اور میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے۔

۳۷

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ
حُمْقُ الْحِمَارِ وَوَثْبَةُ السِّرْحَانِ

انکی جہالت کی وجہ سے دو عیب ان کے لازم حال تھے یعنی گدھے کی اڑ اور بھیڑیے کا حملہ۔

۳۸

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ
لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِكَ النُّوْرَانِيْ

سو اے آفتاب ہدایت! تو نے انکی خیرخواہی کیلئے طلوع کیا تا اپنے نورانی چہرہ سے تو انہیں منور کر دے۔

۳۹

أُرْسِلْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ مُّحْسِنٍ
فِي الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ

تُو ربِ کریم محسن کی طرف سے خوفناک فتنے اور طغیان و سرکشی کے وقت بھیجا گیا۔

۴۰

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ
رَيَّاهُ يُصْبِي الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ! کیا ہی جوان مرد ہے! کیسے حسن و جمال والا ہے جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح موہ لیتی ہے۔

۴۱

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِيْ وَجْهِهٖ
وَشُؤُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

آپ کے چہرہ میں خدا کا چہرہ نمایاں ہے اور خدا کی صفات (آپ کی) اس شان سے جلوہ گر ہو گئیں۔

۴۲

فَلِذَا يُحَبُّ وَيَسْتَحِقُّ جَمَالُهُ
شَغَفًا بِهِ مِنْ زُمْرَةِ الْاَخْدَانِ

سو اسی لئے تو آپ سے محبت کی جاتی ہے اور آپؐ کا ہی جمال اس لائق ہے کہ دوستوں کے گروہ میں سے صرف آپؐ ہی سے بے پناہ محبت کی جائے

۴۳

سَمْحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى
خِرْقٌ وَّ فَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

آپؐ خوش خلق، معزز، سخی، تقوٰی کے سچے دوست، فیاض اور جواں مردوں کے گروہوں پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔

۴۴

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

آپؐ ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں

۴۵

لَا شَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰی
رِيقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْأَعْيَانِ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرالوریٰ، معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔

۴۶

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ
خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانٍ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ پر ختم ہو گئی ہیں۔

۴۷

وَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ
وَبِهِ الْوُصُولُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

بخدا! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپؐ ہی کے ذریعہ دربارِ شاہی میں رسائی ہو سکتی ہے

۴۸

هُوَ فَخْرُ كُلٍّ مُطَهَّرٍ وَّمُقَدَّسٍ

وَبِهٖ يُبَاهِيْ الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيْ

آپؐ ہر ایک مطہّر اور مقدّس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپؐ پر ہی ناز کرتا ہے۔

۴۹

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ

وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانٖ

آپؐ ہر مقرّب اور (راہِ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کا دارومدار خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

۵۰

وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْ اَمَامَ الْوَابِلِ

فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانٖ

اور ہلکا مینہ (یعنی پھوار) کبھی موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے۔ ہلکا مینہ ہلکا مینہ ہی ہے موسلا دھار بارش کی طرح نہیں

۵۱

بَطَلٌ وَحِيدٌ لَاتَطِيشُ سِهَامُهُ
ذُوْ مُصْمِيَاتٍ مُوْبِقُ الشَّيْطَانِ

آپؐ یگانہ پہلوان ہیں جسکے تیر خطا نہیں جاتے۔ آپؐ ٹھیک نشانے پہ لگنے والے تیروں کے مالک (اور) شیطان کو ہلاک کرنے والے ہیں

۵۲

هُوَ جَنَّةٌ إِنِّي أَرٰى أَثْمَارَهُ
وَقُطُوْفَهُ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِي

آپؐ ایک باغ ہیں۔ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اسکے پھل اور اسکے خوشے میرے دل کیلئے جھکا دئے گئے ہیں۔

۵۳

أَلْفَيْتُهُ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰى
وَرَأَيْتُهُ كَالدُّرِّ فِي اللَّمَعَانِ

میں نے آپؐ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپؐ کو موتی کی طرح پایا۔

۵۴

قَدْ مَاتَ عِیْسٰی مُطْرِقًا وَنَبِیُّنَا
حَیٌّ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ وَافَانِیْ

عیسیٰؑ تو سر جھکائے وفات پاگئے اور ہمارے نبی زندہ ہیں
اور مجھے ربّ کی قسم! آپؐ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔

۵۵

وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ جَمَالَہٗ
بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ

بخدا! میں نے آپؐ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی
جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۶

ھَا اِنْ تَظَنَّیْتَ ابْنَ مَرْیَمَ عَائِشًا
فَعَلَیْکَ اِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْھَانِ

دیکھ! اگر تو بھی ابن مریمؑ کو زندہ گمان کرتا ہے۔ تو
دلیل سے ثابت کرنا تجھ پہ لازم ہے۔

۵۷

أَفَأَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيحَ بِيَقْظَةٍ
أَوْجَاءَكَ الْأَنْبَاءُ مِنْ يَقْظَانِ

کیا تو مسیحؑ سے بیداری میں مل چکا ہے یا کسی جیتے جاگتے سے تمہیں ایسی خبریں ملی ہیں۔

۵۸

اُنْظُرْ إِلَى الْقُرْآنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ
أَفَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمٰنِ

قرآن کو دیکھ کہ وہ کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کیا خدائے رحمان کی ہدایت سے منہ پھیرتا ہے؟

۵۹

فَاعْلَمْ بِأَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ
بَلْ مَاتَ عِيسٰى مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ

جان لے کہ زندگی تو ثابت نہیں بلکہ عیسیٰؑ ایک فانی بندہ کی طرح مر چکے ہیں۔

۶۰

وَنَبِيُّنَا حَيٌّ وَّ اِنِّيْ شَاهِدٌ
وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْيَانِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ
ہوں اور میں نے آپ کی ملاقات سے ثمرات حاصل کئے ہیں۔

۶۱

وَرَأَيْتُ فِيْ رَيْعَانِ عُمْرِيْ وَجْهَهٗ
ثُمَّ النَّبِيُّ بِيَقْظَتِيْ لَاقَانِيْ

میں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپکا چہرہ مبارک دیکھا۔
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیداری میں بھی مجھے ملے۔

۶۲

اِنِّيْ لَقَدْ اُحْيِيْتُ مِنْ اِحْيَائِهٖ
وَاهًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْيَانِيْ

بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔
سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے۔

۶۳

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

۶۴

يَا سَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا
وَالْقَوْمُ بِالْاِكْفَارِ قَدْ اٰذَانِيْ

اے میرے آقا! میں تیرے دروازے پر مظلوم و مضطر فریادی کی حالت میں آیا ہوں جبکہ قوم نے (مجھے) کافر کہہ کر ایذا دی ہے

۶۵

يَفْرِيْ سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ
وَيَشُجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدہا کے سر کو کچل دیتا ہے۔

٦٦

لِلّٰهِ دُرُّكَ يَا إِمَامَ الْعَالَمِ

أَنْتَ السَّبُوقُ وَسَيِّدُ الشُّجْعَانِ

آفریں تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا سردار ہے۔

٦٧

أُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ

يَا سَيِّدِیْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

تو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر۔ اے میرے آقا! میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

٦٨

يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً

فِیْ مُهْجَتِیْ وَمَدَارِكِیْ وَجَنَانِیْ

اے میرے آقا! تو ازراہِ محبت میری جان، میرے حواس اور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے۔

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيقَةَ بَهْجَتِيْ
لَمْ أَخْلُ فِيْ لَحْظٍ وَّلَا فِيْ اٰنٖ

اے میری خوشی کے باغ! تیرے چہرے کی یاد سے میں ایک لحظہ اور آن کیلئے بھی خالی نہیں رہا۔

۷۰

جِسْمِيْ يَطِيْرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانٖ

میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۰ تا صفحہ ۵۹۴)